O

شعورِ حق بھی سینے میں، ظہورِ حق بھی سینے میں
یہی بیداریٔ قلبی مزہ دیتی ہے جینے میں

غم و اندوہ کے بادل تو چَھٹ جائیں گے بالآخر
یقیناً ظرف بڑھ جائے گا اپنے غم کو پینے میں

ہے بے مادر پدر نسلوں کی کچھ میراث دفن اِس میں
گری دیوار تو لُٹ جائے گا جو ہے دفینے میں

https://emad-ahmad.com/

سماجی ہو، معاشی ہو، سیاسی ہو کہ ذاتی ہو
بدل جاتا ہے طرزِ زندگی لمبے شبینے میں

تنوروں کے ابلنے تک اُنہیں سمجھا رہا تھا مَیں
مِرے اپنے نہیں بیٹھے مِرے اپنے سفینے میں

گریباں چاک تھا پَر سی لیا ہے اب عماد احمد
کہ ضبطِ حال لازم ہے حضوری کے قرینے میں

https://emad-ahmad.com/